تبصرے اور تاثرات

سہ ماہی منہاج، لاہور

جنوری تا جون ۹۹ء

اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے خانوادۂ نبوت کے قابل صد احترام فرد جناب سید فضل الرحمٰن، گرامی قدر سید عزیز الرحمٰن اور دوسرے مجلس ادارت و مشاورت کے لائق ستائش اہل علم، زوار اکیڈمی ناظم آباد کراچی کو کہ انہوں نے امت مسلمہ کو سیرت طیبہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے کے عظیم اور اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

ایں کار از تو آید و مرداں ایں چنیں کنند

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں. طبع ہونے والے رسائل و جرائد میں ہمیشہ سیرت طیبہ پر گراں قدر علمی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں اور متعدد رسائل و جرائد کے باذوق مدیران کرام نے ''رسول نمبر'' کے پیارے عنوان سے بڑی محنت عرق ریزی اور خلوص و محبت سے وقتاً فوقتاً خصوصی شمارے بھی شائع کئے، جن کی تفصیل اور قابل قدر مختصر تعارف زیر تبصرہ شمارے میں موجود ہے۔ مگر راقم کی معلومات کی حد تک کوئی پرچہ بطور خاص سیرت طیبہ کا نقیب خالصتاً تعلیمات نبوی ﷺ کا ترجمان اور خصوصی طور پر حیات و اسوۂ رسول ﷺ کے گوناں گوں اور عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ایمان افروز پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے مختص نہ تھا۔ ''السیرہ عالمی'' کے نائب مدیر جناب سید عزیز الرحمٰن نے تو ایک مکتوب میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ خالصتاً سیرت نبوی ﷺ پر شائع ہونے والا یہ دنیا کا پہلا شمارہ ہے۔ بہرکیف ششماہی ''السیرہ عالمی'' کی اشاعت کا آغاز کر کے محترم جناب سید فضل الرحمٰن نے بلامبالغہ ایک اہم کارنامہ سرانجام

دیا ہے اور رسائل کے میدان میں ایک بہت بڑے خلا اور کمی کو پورا کیا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔

۳۲۸ صفحات پر مشتمل "السیرہ عالمی" کا زیر تبصرہ یہ پہلا شمارہ نفیس کاغذ، معیاری کمپوزنگ، عمدہ طباعت اور جاذب نظر ٹائٹل جیسی ظاہری خوبیوں کا ہی حامل نہیں بلکہ معنوی اعتبار سے بھی ماشاء اللہ سیرت طیبہ کے حوالے سے علمی و تحقیقی مضامین کا مجموعہ اور گلشن سیرت کے چند سدا بہار اور مشک آمیز پھولوں کا خوب صورت گلدستہ ہے۔ اللہ کرے اس کا یہ علمی و تحقیقی معیار آئندہ بھی قائم رہے۔

جہاں تک زیر تبصرہ شمارے میں شائع شدہ سارے مضامین میں سے ہر ایک مضمون کے تفصیلی تجزیے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے ان سطور میں مشکل ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ سیرت طیبہ کے کسی بھی موضوع پر کوئی بڑے سے بڑا فاضل مضمون نگار یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے کیونکہ یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ "لا تنقضی عجائبہ" (مشکوۃ) یعنی قرآن اور صاحب قرآن بلکہ یوں کہیے کہ مدینہ منورہ کی پاک گلیوں میں چلنے پھرنے والے اور اس وقت گنبد خضریٰ کے مکین مجسم قرآن کی سیرت اور اخلاق کے عجیب و غریب پہلو کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ جس کا اعتراف شیخ سعدی جیسے نامی گرامی سخنور نے یوں کیا تھا۔

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہم چناں باقی

البتہ ان مضامین کے بارے میں یہ بات ضرور کہی جا سکتی ہے کہ فاضل مضمون نگاروں نے اپنے موضوع کے حوالے سے کافی حد تک معلومات باہم پہنچا دی ہیں اور خاصا مواد جمع کر دیا ہے۔ اللہ کریم ان سب کی اس مخلصانہ سعی کو قبول فرمائے۔ زیر تبصرہ شمارے کا ایک مقالہ تو بطور خاص بالکل انوکھا، لائق تحسین اور قابل داد ہے اور وہ ہے جناب پروفیسر ظفر احمد (صدر شعبہ اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور) کا السیرۃ النبویہ "توقیتی تضادات کا جائزہ" جس میں انہوں نے اپنی خداداد تخلیقی استعداد اور باکمال ذہنیت سے شمسی و قمری تقویم کے ایسے عجیب و غریب اور دلچسپ حسابی اصول و کلیے ترتیب دیئے ہیں